ذکر مفصلا آگے کرینگے اور یہان صرف فرشتہ کے قول کو بیان
کرنا کافي ھی یہہ مورخ کہتا ھی کہ یوروپ والے کافرون نے
جوکہ چند برس سمندر کے مالک ھوگئے تھے مالوہ کے
قریب دریا کنارے پر پہنچنے سے دس برس بعد گجرات
کے کسي بندرگاہ میں آکر بسنا چاھا مصر کے مملوک
بادشاہ نے کہ ھندوستان میں انکے آنے سے بہت
رشک کہا یا تھا انکے مقابلہ کرنے کے واسطے ایک بیڑا
جہازونکا بھیجا جسنے کہ گجرات کي جہازي فوج سے
جوکہ نامي ملک ایاز کے سپرد ھوئي ملکر ماھم سے جسکو
کہ بعد ازان بمبئي کہنے لگے چلکے پرتگیزون کے جہازونسے
لڑائي کي مسلمان مورخ کہتا ھی کہ دشمنونکے سردار کا جہاز
جوکہ ایک کرور روپیہ سے کم مالیت کا نہو گا غرق کیا چارسو ترک
شہید ھوئے اور تین یا کہ چار ھزار پرتگیز مارے گئے
پرتگیزونکا مورخ کہتا ھی کہ اس لڑائي میں ھمارے
دیسوالون میں سے اکاسي آدمي ضایع ھوئے اور دشمنون کے
چھہ سو آدمي مارے گئے سنہ ۱۵۱۱ع میں محمد شاہ کي
پر حادثہ زندگي تمام ھوئي اسکے نام کے اور بادشاھونسے
اسکو بگڑا کے لقب سے ممتاز کرتے ھین وہ لقب شاید
اسکو اسواسطے دیا گیا تھا کہ وہ اپني مونچھونکو سینگونکے
صورت پر مروڑا کرتا تھا گجراتي زبان میں بگڑا گاے کو
کہتے ھین اسکے پیچھے اسکا بیٹا مظفر شاہ بادشاہ ھوا ●

سنه ۱۵۱۲ع میں مالوہ کے تخت پر محمود ثاني بیٹھا تھا مگر امیروں نے اسکے بادشاہ ہوتے ہي اسکي سلطنت میں خلل ڈالا اور اسکي وفات چھوڑ کر شہاب خان کو تخت پر بیٹھایا اس آفت کے وقت میں صرف ایک سردار نے وفاداري کي اور یہہ سردار میدني راے ہندو تھا جسنے بادشاہ کي مدد کے واسطے اپني فوج لا کر بادشاہ کو سرکشونسے مقابله کرنے اور انپر ظفر یاب ہونے کے قابل کیا وہ بادشاہ کا بہت عزیز ہوگیا اور وزیر اعظم مقرر ہوا جس سبب سے اسکو بہت اختیار حاصل تھا اور اسنے تمام عہدوں پر اپنے مذہب والوں کو سردار کیا مسلمان سرداروں نے جوکه ہر ایک عہدہ کو اپنا ورثه سمجھتے تھے اس بندوبست سے بہت برا مانا اگرچه یہه حقیقت میں صرف انکي سرکشي کا نتیجا تھا اسیواسطے مسلمان مورخوں نے میدني راے کو بدنام کرنے میں بہت کوشش کي ہی مگر معلوم ہوتا ہی که حقیقت میں وہ بڑا ممتاز ناظم تھا اور ہندو مذہب ہونا صرف اسکا بڑا قصور تھا آخر مسلمانونکي بدگوئي نے بادشاہ کے دل میں اثر کیا اور اسنے ایک دن میں چالیس ہزار راجپوت فوج کے موقوف کئے بلکه وزیر کے مارنے کے واسطے بھي جلاد مقرر فرمایا مگر خوش طالعي سے وہ صرف دوچار زخم کھا کر بھاگ گیا فوج نے بادشاہ کي اس حرکت سے ناخوش ہوکر اپنے سردار اور دیس

والے کو بادشاہ بنانے کا ارادہ کیا مگر وزیر نے خوب جواب دیا کہ اگرچہ بادشاہ نے ہماری جان کا داعیہ کیا تھا مگر تمکو اسپر ہتھیار اٹھانا واجب نہیں تھا ہر طرح کی سیاست ہمکو منظور ہی مگر اپنے بادشاہ پر حملہ کرنا گوارا نہیں اسیواسطے اسنے فوج کو اپنے مقام میں جانے کا حکم دیا محمود کو میدنی راے کی وفاداری کا یقین آ گیا اور اسنے پھر اُسکو اپنا معتمد علیہ بنایا مگر وزیر اپنی حفاظت واجب جان کر کبھی بادشاہ کے روبرو تنہا نہیں گیا اس بات سے بادشاہ کا دل برہم ہوا اور ایک رات اُسنے مانڈو کے مقام سے صرف تھوڑے سے سواروں سے اور تھوڑے سے رفیقوں سے یکبیک کوچ کیا اور جب تک کہ گجرات کی حد پر نہ پہنچا تب تک کہیں نہ ٹھہرا *

یہہ بات سنہ ۱۵۱۷ ع میں واقع ہوئی مظفر شاہ نے محمود کے اپنے ملک میں بھاگ جانے کا اور اُسکے بھاگنے کے سبب کا حال سنکے اُسکی خوب مدد کرنے کا ارادہ کیا ہندوُونکی زور اور طاقت اور بہادری سے اُسکو کچھہ مدت سے اندیشہ پیدا ہوا تھا میوار پر جوکہ مالوہ اور گجرات کے شمالی حدوں پر واقع ہی اُسوقت میں رانا سنگا اُسکی حکومت کرتا تھا جسکے عہد میں ملک کمال آسودگی کو پہنچا تھا اسی ہزار سوار اور ساتھہ بہت بڑے راجا اور ایک سو تیرہ چھوٹے سردار اور بانسواڑی کے

هاتهي اسكے ساتهه ميدان ميں جاتے تهے اور اسكے ملك كے
مورخ كهتے هيں كه اسنے مالوه اور دهلي كي فوج سے
اٹهاره لڑائياں جيتيں شمال كي طرف زرد لدي جوكه
بيانا كے پاس هى اور پورب كي طرف دريا سے سندھ اور
جنوب كو مالوه اُسكے ملك كي حد تهي اور پچهم كي
طرف پهاڑوں كے سبب سے اسكے ملك ميں حمله كركے
دخل پانا ناممكن تها اسيطرح سے وه قريب تمام
راجپوتانے پر حكومت كرتا تها اور اسكے پاس كے مسلمان
بادشاهوں كو اُسسے بهت انديشه تها اور وے ڈرتے تهے
كه ميدني راے اُسكا هم وطن مالوه پر اختيار نه پا جاوے
اور پهر راجپوت متفق هوكر پهلے گجرات كے تخت پر
اراده كركے بعد ازان درمياني هندوستان ميں هندوئكي
حكومت پهر مقرر نه كريں مظفرخان نے اسواسطے
ايك بڑي فوج جمع كي اور محمود كو ساتهه ليكر
مانڈو كو جوكه مالوه كا دارالخلافة اور بهم راے بيٹے
ميدني راے كے قبضے ميں تها چلا اور اراده كيا كه
رانا سنگا كي طرف سے مدد پهنچنے سے پهلے اسكو فتح كرلوں
ميدني راے اب اپنے بچاو كے واسطے اپنے مالك كے
سامنے ميدان ميں آنے كو اور چيتوڑ كے رانا سے موافقت
كرنے كو مجبور هوا مانڈو ميواركي فوج كے پهنچنے سے
پهلے فتح هوگيا تها اور انيس هزار راجپوت مارے گئے تهے

سلطان محمود نے اب تخت کو پھر پا کر اپنے رهائي دینے والے کي خوب ضیافت کي بلکه خدمتگاروں کي طرح خود آسکي خدمت میں حاضر رها مظفر خان اُسکي اعانت کے واسطے بہت سي فوج چھوڑ کر اپنے ملک کي طرف چلا گیا لیکن محمود کو کبھي آسودگي نصیب نهوئي سنه ۱۵۱۹ ع میں وہ اپني فوج کو اور گجرات کي فوج کو لیکر رانا سنگا پر چلا اسکي فوج مدت دراز کے سفر سے تهک گئي تهي اور دشمن کي فوج تازه دم تهي مگر محمود نے فورا لڑنے پر استبداد کي اور اسکو شکست کامل هوئي وہ اپني ذات سے اسقدر بہادر تها جیسا که وہ بیشعور تها جب که اسکو شکست هونیکا اثار معلوم هونے لگا تب وہ دس سواروںکو جوکه صرف اسکے همراه رہ گئے تهے لیکر دشمنوں پر حمله آور هوا اور زخمي هوکر انکي هاتهه لگا فیاض سنگا خود اسکے زخم دیکھنے کو گیا اور جب که اسکو ارام هوگیا تب اسکو بغیر فدایه کے اسکي دارالخلافة میں بهیج دیا مگر اسکي سلطنت کي بد انتظامي سے صوبه داروں نے خود سري اختیار کي تهي اور بهرتے وقت اسکي سلطنت کو سب نے حقیر جانا ●

مظفر شاه مانڈو سے گجرات کو پهر آیا اور میوار کے راجپوتوں سے عناد بدستور رکھتا رها قریب تین برس تک جنگ رهي اور اس عرصه میں دونوں ملکونکے کهیت بارہ بارہ ویران

هو تے گئے اور رعیت کي تکلیف کے سوا کچھه اور نتیجا نه نکلا
رانا سنگا غالب معلوم ہوا جسنے که ایکدفعه احمد اباد تک اُکو
دشمن کو اسکي شہر پناہ کے اندر شکست دي آخر کو دونوں
بادشاہوں میں صلح ہوگئي گجرات کا بادشاہ اِس صلح سے
پانچ برس بعد سنه ۱۵۲۶ع میں مرگیا اور اسکے بعد پہلے اُسکا
بڑا بیٹا تخت پر بیٹھا جوکه چار مہینے کے عرصه میں قتل ہوا
اور پھر اسکا چھوٹا بیٹا بادشاہ ہوا جسکو چند مہینے کے
بعد اسکا بھائي بہادر شاہ خارج کر کے آپ پادشاہ
ہوگیا یہه بادشاہ جسنے که ہندوستان کي اطراف کو اپنے
باپ کي ناخوشي کے سبب سے سفر اختیار کرکے دیکھا تھا
تمام رعیت اور امیرونکي رضا مندي سے تخت پر بیٹھا ●

اب خود مختار سلطنت مالوہ کي تواریخ انجام کو پہنچي
بہادر شاہ گجرات والے کا ایک بھائي مالوہ میں بھاگ گیا
اور اُسکے ساتھه بیوقوف محمود نے بہت مہربانی سے
سلوک کیا اور اُسکو تخت کے واسطے تدبیریں کرنے کي
اجازت دي بہادر شاہ کو معلوم تھا که محمود نے اُسکے
خاندان نے بہت سلوک کیا تھا اِس لئے وہ اُسکي نا احسان
مندي سے خفا ہو بدلا لینے کو مستعد ہوا پچھم کي
طرف یہه بلا برپا ہو رہي تھي اور اسهي عرصه میں
کم بخت محمود نے بیوقوفي سے میوار کے رانا سے دشمني
کرني شروع کي جوکه فورا گجرات کے بادشاہ سے مل گیا

محمود نے اپنے امیرونکو جمع کیا اور اُنکو بہت مرتبے بخشے مگر اُس ضرورت کے وقت میں اسکے اسقدر فیاضي کرنے سے اور بے اعتمادي پیدا هوئي اور وے بهي اُس سازش میں شریک هوئے سن ۱۵۲۶ ع میں گجرات کي فوج نے مانڈو پر کوچ کیا اور وهاں تک پہنچتے پہنچتے هرایک طرف سے لوگ بادشاہ کا ساتهہ چهوڑ چهوڑ کر اُسمیں جاملے سب لوگوں کا دل محمود کي طرف سے پهرا هوا تها اور وہ اپني دارالخلافۃ میں بند هو رهنے کو مجبور هوا صرف تین هزار آدمي اسکے ساتهہ رہ گئے تهے اور انسے هي اسنے تاج کے واسطے کمال مزاحمت کي مگر قلعه والے همیشه کي تردد اور محافظت سے تنگ هوگئے اور آخرکو انهوں نے رجوع کي اور مئي مهینے کي بیسویں تاریخ کو سنه ۱۵۲۶ ع میں گجرات کے جهنڈے مانڈو کي بلند فصیلوں پر کهڑے هوئے بهادرشاہ اِس زیر دست بادشاہ سے اچهي طرح پر پیش آنے کا ارادہ رکهتا تها بلکه اسنے اسکا ملک پهر اسي کو پهر دے دینا چاها تها لیکن غرور سے اسنے بادشاہ کو منهہ پر برا کها اور وہ اور اسکے ساتوں بیٹے قید هوئے اور چمپانیر کو بهیجے گئے راہ میں کچهہ بهیلوں نے دوهد کے مقام میں نگهبانوں پر حمله کیا اور چواتیوں نے اس اندیشه سے که قیدي بهاگ نجاویں اسکو اور اسکے سب بیٹوں کو مار ڈالا محمود خلجي مالوہ والے کي نسل

میں سے صرف ایک بیٹا بچا اور یہہ ملک ایک سو برس سے زیادہ تک خود سر رہ کر گجرات کی حکومت میں اسہی سال میں اگیا جس سال میں کہ مغل کا خاندان دہلی کے تخت پر بیٹھا ●

پندرہویں فصـــــل

نربدا کے جنوب کے صوبونکو جو دکھن کے نام سے مشہور ہیں مسلمانوں نے علاء الدین کے وقت میں جیسا کہ پچھلے بیان سے معلوم ہوتا ہی فتح کیا تھا علاء الدین نے صنہ ۱۲۹۴ع میں جبتک کہ وہ اپنے باپ یعنے بادشاہ کی طرف سے صرف قرا کا حاکم مقرر تھا اول اول اُس ملک پر حملہ کیا تھوڑی مدت بعد دہلی کے تخت پر بیٹھکر اسنے دکھن کو بالکل مطیع کرنیکا ارادہ کیا اور اسکے صوبونکو اپنی سلطنت میں شامل کرنا چاہا اسکے وقت میں بہتیری مہمیں ہوئیں اور اسکے سپہ سالار ملک کافور کو اکثر ان مہمونکا اختیار حاصل تھا اور ہندو سلطنتیں دیوگڑھہ تلنگانا اور میسور کی بالکل متزلزل ہوگئی تھیں ان سلطنتوں کے زوال سے بیجےنگر کی سلطنت نے طاقت اور اختیار حاصل کیا اگرچہ اسکے اصل کے بیان سب مختلف اور گوناگوں ہیں مگر اسکے بنا کرنے والے بکا اور ہری ہرا ٹھہر سکتے ہیں جوکہ دو سردار تھے اور وارنگول سے اسوقت میں بھاگ گئے تھے جبکہ تلنگانا کا دار الخلافہ علاء الدین نے

هاتهه لگا تها وهانکے قصوں میں اسطرح پر مشهور هی که یهه دونوں سردار جنگل میں بهاگتے وقت ایک بزرگ جسکا نام ودیا رنیا تها ملے جسنے انهیں اس شهرکی حکومت دی جوکه اسنے تنگ بهدرا کے کنارے پر بنایا تها اور پہلے اسکے نام پر ودیانگر کہلاتا تها مگر بعد ازان اُسکا نام بجےنگر جسکے معنی فتح کا شهر هی تهرایا گیا تها یهه نیا دارالخلافة بعضے لوگوں کے نزدیک قدیم سلطنت هنومان اور سگریو کی جاے وقوع پر واقع هی جنهوں نے رام کو دکهن کی مهم میں مدد دی تهی شاعر والمیکهه ان دونوں شخصونکو بندر لکهتا هی اور هندو وهم سے انکو دیوتا مانتے هیں مگر مورخوں کے نزدیک یهه بات هی که وے دونو راجے تهے اور جنوب میں ایک وحشی قوم پر جوکه حیوانوں سے کچهه زیادہ عقل رکهتے تهے حکومت کرتے تهے تمام مختلف بیانوں سے جوکه وجی نگر کے بنا هونے کے باب میں مشهور هیں اسکے تعمیر هونے کی تاریخ سنه ۱۳۳۶ع میں معلوم هوتی هی اسکی سلطنت جلد پهیل گئی اور اسکی طاقت بهت بڑهه گئی تلنگا نا کی سلطنت کے تباه هونے کے بعد اور میسور کو جو کامل صدمه پهنچا اسکے بعد حقیقت میں جنوب میں کوئی ایسا راج باقی نهیں رها جوکه مسلمانوں کا مقابله کرسکتا اور اگر اسوقت میں هندوئنکی سلطنت وجی نگرکو اختیار حاصل نهوتا

تو ظاہر واُس کو ماری تک مسلمانونکی حکومت کے پھیل
جانے کا کوئی مزاحم نہ ہو سکتا *

ہندوستان میں جو مسلمانوں نے سلطنت بنا کی
تھی وہ بادشاہ محمود طغلک پہلے کے وقت میں علیحدہ
ہونے لگی اور دکھن کی طرف پہلی بہل سرکشی شروع
ہوئی کہ جسسے قریبن برس پہلے علاءالدین نے جنوب
میں مسلمانی جھنڈا کھڑا کیا تھا محمد طغلک نے ایک
فوج ساتھہ لیکر گجرات کے سرکش سرداروں کو شکست
دی ان میں سے بہتیروں نے دکھن میں پناہ پائی اور
اسسے بادشاہ اتنا خفا ہوا کہ اسنے سب کو سزا کے واسطے
بھیج دینے کا حکم دیا اور صوبہ دار نے انکو بادشاہی ایلچی
کے سپرد کر دیا مگر انھو نکو بادشاہ کی بے رحمی کی
خصلت معلوم تھی اسلئے وے راہسے نافرمانی کرکے پھر
وہیں گئے جہانکہ وے لوگ جوکہ بادشاہ کے ظلم کے سببسے
سرکشی کرنے کو تیار ہو رہے تھے اور کچہہ ہندو سردار
بھی اسمے جلد مل گئے انھوں نے دولت اباد پر قبضہ کرلیا اور
ایک بڑی فوج جمع کرکے بادشاہی فوج کا مقابلہ کرنے کو
مستعد ہوئے اور اسمعیل افغان کو شاہ دکھن کا خطاب دیا
اور حسن جوکہ اصل میں ایک برہمن نجومی گنگو نام
نوکر تھا اور اپنی لیاقت کے باعث سے رفتہ رفتہ بادشاہ کے
حضور میں اپنے بڑا درجہ پیدا کیا تھا اب سرکشونکے ہمراہ

توڑا هوا اُس کو مارن تک مسلمانونکی حکومت کے پھیل جانے کا کوئی مزاحم نه هو سکتا ●

هندوستان میں جو مسلمانوں نے سلطنت بنائی تھی وہ بادشاہ محمود طغلک پہلے کے وقت میں علیحدہ هونے لگی اور دکھن کی طرف پہلی پہل سرکشی شروع هوئی که جیسے قریبن برس پہلے علاءالدین نے جنوب میں مسلمانی جھنڈا کھڑا کیا تھا محمد طغلک نے ایک فوج ساتھہ لیکر گجرات کے سرکش سرداروں کو شکست دی ان میں سے بہتیروں نے دکھن میں پناہ پائی اور اسسے بادشاہ اتنا خفا هوا که اسنے سب کو سزا کے واسطے بھیج دینے کا حکم دیا اور صوبه دار نے انکو بادشاهی ایلچی کے سپرد کر دیا مگر انہونکو بادشاہ کی بے رحمی کی خصلت معلوم تھی اسلیئے وے راہ سے نافرمانی کرکے پھر وهیں گئے جہانکه وے لوگ جوکه بادشاہ کے ظلم کے سبب سے سرکشی کرنے کو تیار هو رہے تھے اور کچھہ هندوستانی بھی انسے جلد مل گئے انہوں نے دولت اباد پر قبضه کرلیا اور ایک بڑی فوج جمع کر کے بادشاهی فوج کا مقابله کرنے کو مستعد هوئے اور اسمعیل افغان کو شاہ دکھن کا خطاب دیا اور حسن جوکه اصل میں ایک برهمن نجومی گنگو نام نوکر تھا اور اپنی لیاقت کے باعث سے رفته رفته بادشاہ کے حضور میں اپنے بڑا درجه پیدا کیا تھا اب سرکشونکے همراہ

هوگیا اور اسمعیل نے اسکو فوج میں بڑا عہدہ دیا *

محمد طغلک نے سرکشي کا حال سنکے فورا کوچ کیا اور سرکشوں پر جاکر اسنے اس مقام پر لڑائي لڑي جہانکہ دکھن کے هندوٴنسے پہلي دفع کي لڑائي میں علاءالدین نے مقابله کیا تھا الغرض اسنے فتح کامل حاصل کي اور دولت اباد کو محاصره کیا مگر دہلي میں سرکشي هونے کا حال سنکے وه لشکر چھوڑکر اپني دارالخلافة میں الٹا چلا جانے کو مجبور هوا جن سردارونکو که وه چھوڑ آیا تھا انپر فورا سرکشوں نے حمله کرکے انکو شکست دي اور نربدا کے کنارے تک انکا پیچھا کیا اس مہم میں بہادر حسن نے کمال نام حاصل کیا اور بادشاهي فوج کے سردارکو بدر کے مقام پر بہت شکست دیکر دولت اباد کو چلا آیا نئے بادشاه اسمعیل کو جلد معلوم هوگیا که رعیت اسسے زیاده حسن کو چاهتي هی اسنے عقلمندي سے تخت اسکو دے دیا اسیواسطے حسن سنه ۱۳۴۷ع میں دکھن کا بادشاه هوا اور اسنے اپنانام علاءالدین رکھا جسپر اسنے اپنے پہلے آقا یعنے هندونجومي احسان سے جسنےکه اسکے بادشاه هونیکا حال پہلے هي سے بتلا دیا تھا برهمني یا که باهمني کا خطاب بڑھا دیا اور اس خطاب سے یهه خاندان تواریخ میں مشهورهی اسنے اپنا دارالخلافة کلبرگه کو مقرر کیا اور سلطنت کا انتظام بہت لیاقت سے کیا اور دکھن کے تمام وے صوبه جوکه

مسلماني فوج نے کسي زمانه میں فتح کي تھي اور تلنگانا
کے راجے سے بھي جو صوبه که لئے گئے تھے ان سب کو اسنے
اپني سلطنت میں شامل کیا اور گنگو برهمن کو خزانچي
کي خدمت دیکر خوش کردیا علاءالدین کے عهد اخیر میں
گلبرگ کي سلطنت کي یهه حدیں تھیں اسکے شمال کو مالوه
واقع تھا جوکه دهلي سے علاقه رکھتا تھا اور اسکے اوتر
اور پورب کے مابین کو هندو راج کرولا کا تھا اور پچھم کو
سمندر کا کناره اور چول کا بندرگاه واقع تھے جنوب کو
وجي نگر کا ملک تھا اور دکھن اور پورب کے مابین کو
تلنگانا کي هندو سلطنت تھي حسن گیاره برس اسودگي
کے ساتھه بادشاهت کر کے سنه ۱۳۵۸ ع میں سرسٹھه
برس کي عمر کو پهنچکر بخار سے جوکه شکار میں بهت
محنت اٹھانے سے اسے آیا تھا مرگیا ❋

اسکے پیچھے اسکا بیٹا محمد بادشاه هوا جسنے اپنے
دربار کي شان زیاده کرنے میں کوشش کي اور دکھن
میں پهلے هي بار مسلمانونکا سکه رایج کیا اس سکه کے
ایک رخ پر محمد کا کلمه اور پهلے چاروں خلیفونکا نام لکھا
هوا تھا اور دوسرے رخ پر حال کے بادشاه کا خطاب اور
سن ضرب هوئے تھے وجي نگر اور تلنگانا کے بادشاهوں نے
نئے بادشاه کے تخت پر بیٹھنے سے قابو پاکر اسسے وے
صوبه واپس مانگے جوکه پچھلے بادشاه نے انسے چھین لئے

تھے محمد نے تلنگانا کے راجا پر دو دفع حملہ کیا اور اسکے
بیٹے کو قید کر کے اسکي زبان کاٹ ڈالي اور لکڑیاں جلا کر
اسے آگ میں ڈال دیا اس حرکت سے آسپاس کے صوبونکے
باشندے اتنے خفا ھوئے کہ انہوں نے محمد کو بیعزت
کر کے ملک میں سے نکال دیا مگر وہ ایک بڑي فوج لیکر
پھر آیا اور تلنگانا کے ھندو بادشاہ کو اتنا تنگ کیا کہ اسنے
بہت سے نذر اور پہاڑي قلعہ گولکنڈہ معہ اُسکے علاقہ جات
دیگر کے رجوع کیي مگر جلد انمیں عہد و پیمان ھوگئے
اور تلنگانا کے بادشاہ نے اس شرط پر کہ محمد دونوں
سلطنتونکي حدیں مقرر کر دیوے اور آیندہ کو بد عہدي
نکرے ایک تخت جوکہ اسنے بہت عمدہ بنایا تھا اسکے تئیں
نذر میں دیا اسکو تخت فیروزہ کہتے تھے اور باھمني بادشاہ
اسوقت سے اکثر دربار کے وقت اسپر بیٹھا کرتے تھے اور
متواتر سلطنتوں میں وہ اسقدر جواھرات سے آراستہ
کیا گیا تھا کہ آگے جب ضرورت کے وقت وہ توڑا گیا تھا تو
اسکي قیمت چار کروڑ روپئے سے کم نہوئي *

اب تک فوج نے تلنگانا پر متواتر دو برس مہمیں کرنے
سے دم نہیں لیتا تھا کہ انکو بیجی نگر کے بادشاہ پر کوچ
کرنیکا حکم ھوا جسکي کہ محمد نے نشے کي حالت میں
اسکے خزانہ پر حکم دینے سے ھتک کي تھي ھندو راجے نے
اس ھتک کا بدلا خون ٹھہرایا اور اگرچہ مینہہ کے سبب سے

دریاے کرشنا چڑا هوا تها پهر بهي فوج لیکر وه پار هو گیا اور مدکل کو لیکر وهاںکے هر ایک شخص کو قتل کیا محمد نے اس قتل کا حال دریافت کر کے قسم کهائي که جبتک که میں ایک لاکهه کافروں کو نه قتل اور مدکل کے شهیدوں کي ارواح کو خوش نه کرونگا تب تک کهانا اور سونا مجهه پر حرام هی یهه لڑائي سنه ۱۳۶۸ع میں شروع هوئي محمد نے اپنے بیٹے کو ولیعهد مشهور کر کے اسکو پهر کلبرگ میں بهیج دیا اور اسطور کا انتظام کیا گویا که وه مرنے کو چلا تها تب وه تُنگ بهدرا سے پار هوا جس دریا سے که دکهن کے مسلمان بادشاه اب تک کبهي نهیں پار هوئے تهے هندوٗنکي فوج کو شکست دي اور هر ایک شخص کو جوکه اسکے هاتهه لگا قتل کیا اور کرشنا راے وجی نگر کے راجا کا تین مهینے تک پیچها کرتا رها آخر کو وه اپني دارالخلافة میں پناه لینے کو مجبور هوا محمد نے اسکو گهیرا مگر ایک مهینے کے اخیر پر دریافت کیا که اسپر کچهه غلبه نهیں هوا اور دشمن اپنے مضبوط قلعه سے باهر نهیں نکل سکتا ناچار هوکر مراجعت کا اراده کیا هندوٗں نے خیال کیا که وه انکے سامنے سے بهاگا جاتا هی اسکا پیچها کیا اور بادشاه جبتک که ایک مقام پر جسکو اسنے دشمن سے لڑنے کے واسطے مناسب نجانا تب تک کهیں نه ٹهہرا وه آرام کرنے کو سر شام چلا گیا مگر یکایک

اسنے اپني فوج کو دشمن پر اسي رات حمله کرنے کا
حکم دیا هندوٴں نے رات بهر عیش میں کاتّي اور هنوز
عیش هي میں تهے که مسلمانوں کو اپني خیمه میں
دیکهکر بهت حیران هوئے راجا اپني دارالخلافة کو بهاگ
گیا دس هزار هندو لڑائي میں مارے گئے بعد اسکے بهت
نقل هوئے کیونکه بادشاه نے هندوٴں کے قتل عام کا حکم
دیا تها وجي نگر کا راجا اخر کو صلح کي درخواست کرنے کو
مجبور هوا اور محمد نے صرف اسکي دلخواه شرطیں هي
نه قبول کیں بلکه اپني خوں ریزي کا بهي شاید افسوس کیا
اور عهد کیا که لڑائي کے بعد کسي آدمي کو اور بے هتهیار
دشمن کو آینده قتل نکرونگا محمد نے اسطرح سے اپنے
دشمنوں کو زیر اور پانچ لاکهه هندوٴں کو قتل کرکے
اپنے ملک کي اراستگي پر توجه کي اور ستره برس کي
سلطنت کے بعد سنه ۱۳۷۵ ع میں مرگیا *

اسکے بعد اسکا بیتا مجاهد شاه انیس برس کي عمر میں
تخت پر بیتها وه اپني نسل کے تمام بادشاهوں میں نهایت
شاهانه صورت رکهتا تها اور شجاعت اور دلیري میں اسسے
کوئي زیاده نه تها اسنے سلطنت پر جوکه صرف چار برس تک
رهي بیتهتے هي وجي نگر کے راجا سے راچور اور مدکل اور اور
ملک جوکه کرشنا اور تنک بهدرا کے دواب میں واقع هیں
اور جنپر که هندو اور مسلمان بادشاه همیشه جهگڑتے

رهتے تھے مانگے یهه بات قبول نهوئي اور لڑائي اسکا نتیجا نکلا مجاهد شاه نے وجی نگر پر کوچ کیا اور راجا فورا بهاگ گیا اور مجاهد شاه چهه مهینے تک کرنا ٹک کے تمام ملک بهر میں اسکا پیچها کرتارها اخرکو وه اپني دارالخلافة میں آیا اور مسلمانوں نے اسکو گهیر لیا اور اگرچه انهوں نے شهر کے متصل کے مکانوں پر قبضه کرلیا لیکن قلعه پر انکي کوشش کچهه پیش رفت نهوئي باہر نکلے اور دونوں طرف والوں میں خوب لڑائي پڑي هوئي اور آخر میں مجاهد شاه کي فتح هوئي وجی نگر کے راجا کو مطیع کر کے وه اپنے گهر کو چلا مگر پهرتے وقت اسکو اسکے چچا نے ایک سخت کلامي کے عیوض میں جوکه مجاهد شاه نے اسسے لڑائي میں ایک موقعه پر کي جگهه سے هٹ جانے کے سبب کي تهي مارڈالا اس مهم میں نو عمر بادشاه کي لیاقت اس سبب سے اور بهي زیاده مشهور هوئي که اسکے دشمن کے ملک کے سامنے اسکا ملک بهت مختصر تها کیونکه اسوقت میں وجی نگر کي سلطنت سمندر کے پورب پچهم پهیلي هوئي تهي اور ملابار اور سنگل دیپ کے راجے اسکے خراج گذار گنے تهے *

داؤد خان قاتل تخت پر بیٹها مگر اسکو چالیس دن کے عرصه کے درمیان میں مجاهد شاه کي بهن نے مارڈالا جسنے محمود کو جوکه اس خاندان کے باني کا صرف ایک هي

لڑکا اسوقت تک زندہ تھا تخت پر بیٹھا نا چاھا بموجب اس ارادہ کے وہ سنہ ۱۳۷۸ع میں تخت پر بٹھلایا گیا اسنے امن امان کو اس قدر زیادہ کیا جتنا کہ اسکے سابقین لڑائي کو چاھتے تھے اسکي سلطنت میں صرف ایک سرکشي ھوئي اسنے علم اور ھنر کي قدر داني کي اور اسکي رعیت اسکو ارسطوی ثاني خیال کرتي تھي اسکي سلطنت میں نہایت مشہور بات یہہ ھی کہ اسنے شاعر حافظ ایراني کو اپنے دربار میں رکھنے کے واسطے بلایا شاعر اسکے پاس آنے کے واسطے حقیقت میں کشتي پر سوار ھوا تھا کہ طوفان شروع ھوا جسسے کہ کشتي کے ڈوبنے کا اندیشہ تھا حافظ نے کشتي پر سے اُتر جانا چاھا اور کشتي پر پھر کبھي نہیں سوار ھونے کا ارادہ کیا اسنے بادشاہ کے پاس عذر میں اشعار بھیجے جسنے کہ اسکے عیوض انعام ایک ھزار اشرفي کي مالیت کا اسکے پاس بھیجا یہہ بادشاہ انیس برس کي سلطنت کے بعد سنہ ۱۳۹۷ع میں مرگیا اور اسکے بعد اسکے دو بیٹے متواتر بادشاہ ھوئے جنکي سلطنت چھہ مہینے سے زیادہ تک نرھي *

فیروز شاہ بیٹا قاتل داؤد کا تخت پر بیٹھا اسکي اور اسکے بھائي کي سلطنتونمیں جو کہ دونوں سینتیس برس تک رھیں مورخ باھمني خاندان کے نہایت اسودگي کے ایام خیال کرتے ھیں فیروز شاہ نے چوبیس مہمیں کیں اور اپني سلطنت کو بہت زیادہ بڑھایا اسکي توجہ اسکي سابقین

اور جانشینوں کي طرح وجي نگر کے راجا پر بہت مصروف رهي جسپر که اسنے کئي دفعه حمله کر کے فتح پائي اور کرناٹک کے تمام ملک کو تلوار اور آگ سے غارت کیا اسنے اس راجا کي شان اسقدر گهٹائي که اسنے فیروز شاه کو شادي کے واسطے اپني بیٹي دي اور قریب ایک کروڑ روپئے کے خراج کے طور دئے مگر وجي نگر شہر اور قلعه اسسے کبهي نهیں فتح هوسکا فیروز شاه کے عهد میں تیمور نے هندوستان پر حمله کر کے دهلي کو لے لیا فیروز شاه نے اسکے پاس ایک ایلچي مع عمده تحفوں کے بهیجا اور اسکي تابعداروں میں داخل هونے کا التماس کیا تیمور نے اسکو مالوه اور گجرات کي سلطنت بخشي مگر مورخ نهیں لکهتے هیں که تیمور نے خود بخود اسپر یهه مهرباني کي تهي یا که فیروز شاه کي درخواست سے ان دونوں صوبونکے صوبه دارونکو جنهوں نے اپنے تئیں خود مختار بنا یا تها فیروز شاه کي بلند نظري سے جوکه تیمور کي فیاضي سے ظاهر هوئي اندیشه پیدا هوا اور انهوں نے فیروز شاه کے ارادوں کو پیشرفت نهونے دینے کي مراد سے اسکے شمالي اور جنوبي همسایوں سے یعنے کرولا اور وجي نگر کے راجوں سے موافقت کي دونوں مسلمان بادشاهوں نے دانائي سے اپ فیروز شاه پر حمله نکیا مگر وجي نگر کے راجا نے پهر لڑائي شروع کي اور شکست کهائي اور بهت سا کچهه دیکر صلح کي *

فیروزشاہ علم کا بہت قدردان تھا اور اسنے ایک رصد بنوائی اور ہرایک سال کشتیاں گوآ اور چول کے بندرگاہوں سے تمام ولایتوں کی نامی اور اجنبی چیزیں اور صاحب علم لوگوں کے لانے کے واسطے بھیجا کرتا تھا اور اجنبی عورتیں اسکے مذہب میں روا رکھتا تھا اور اسکے محل میں تیرہ ملکو نکی نہایت خوبصورت عورتیں جمع تھیں کہتے ہیں کہ وہ ہرایک عورت سے اسکی زبان میں باتیں کرسکتا تھا اسنے چوتھے روز قران کے سولہہ صفحے لکھنے کا معمول رکھا تھا اپنی سلطنت کے اخیرپر وہ وجی نگر کے راجا سے جب لڑائی میں مصروف ہوا ہندؤں نے اس دفعہ اسکی فوج کو شکست دی اور بہت آدمیوں کو قتل کر کے انکے سروں کا میدان میں چبوترہ بنایا انہوں نے بہتیرے شہر فتح کئے اور مسجدونکو ڈھادی اور اپنے دشمنوں سے اگلا پچھلا عیوض ایکہی دفعہ لینے لگے ان تباہیوں سے فیروز شاہ کو جوکہ اب ضعیف ہوگیا تھا بڑا غم ہوا اسنے اپنے بیٹے حسن کو اپنی زندگی میں تخت پر بیٹھانا چاہا بلکہ اپنے بھائی سے جسنے کہ اس بات میں مزاحمت کی تھی ایک لڑائی لڑا مگر تمام سرداروں کو اپنے بھائی کی طرفداریمیں دیکھکر تاج اسہیکو دے دیا اور دس دن کے درمیان میں مرگیا احمد شاہ ولی نے جسکو یہہ خطاب اس سبب سے ملا تھا کہ اسکے دعا سے قحط میں ایکدفعہ

مینہہ برسایا تھا اپنے بھائی فیروز شاہ کے تخت پر بیٹھا اور
ارادہ کیا کہ باہمنی خاندان کی فوج کو جو پچھلی سلطنت کے
اخیر میں بیعزتی ہوئی تھی اسکا دفعیہ کرے اسنے بڑی
فوج لیکر وجی نگر کے راجا دیورائے کے ملک پر حملہ
کیا جسنے تلنگانا کے بادشاہ سے اس ہندؤنکے دشمن پر
استعانت چاہی یہہ بات اسنے قبول کی مگر جسوقت کہ اسے
مدد کی بہت ضرورت تھی تب اسنے رفاقت چھوڑدی ہندؤں
اور مسلمانوں کی فوج ایک دوسرے کے سامنے چالیس
دن تک تنک بھدرا کے دونوں کناروں پر مقابل رہی
اخر کو احمد شاہ نے سینہ زوری سے پار ہوکر دیورائے کی
فوج پر حملہ کیا اور اسکو بالکل شکست دی احمد شاہ نے
انکا پیچھا کیا اور ملک کو خوب لوٹا اور قدیمی عہد و پیمان
پر جوکہ درباب قیدیوں کے ہوئے تھے کچھہ خیال نکرکے
اسنے حیوانیت سے مرد عورت اور لڑکونکو قتل کروا ڈالا
جب کہ بیس ہزار آدمی قتل ہو لیتے تھے تب وہ تین دن تک
مقام کرتا تھا اور خوب ضیافت کرتا تھا تمام ملک کو ویران
کرکے اسنے دار الخلافۃ کو گھیرا اور راجا آخر کو صلح کی
درخواست کرنے کو مجبور ہوا جوکہ صرف اس شرط پر
قبول ہوئی کہ وہ تمام بقایا ادا کردے احمد شاہ نے اب
تلنگانا کے راجا پر فوج چڑھائی اس قصور کی سزا دینے
کے لئے کہ وہ وجی نگر کی فوج کے ساتھہ شریک ہوا تھا

تلنگانا کا دارالخلافہ وارنگول مفتوح ہوا اور تمام خزانہ
جوکہ وہاں جمع تھا احمد شاہ کے ہاتھہ لگا اسنے پھر
شمال کی طرف مہم کی جہانکہ اسکو ایک سونے کی کھان
ملی اسنے بہتیرے ہندوئنکے مندرونکو جڑ بنیاد سے
گروا دیا اور انکی جگہہ مسجدیں بنوائیں اس مہم میں
اسنے گاول کے قلعہ کو جوکہ بعد ازان برار کا دارالخلافہ
ٹھہرا تعمیر کروایا یاکہ صرف اسکی مرمت کروائی *

اس مہم سے پھرتے وقت وہ اتفاقا بدر میں سے گذرا
اور اسکے موقع سے اسقدر خوش ہوا کہ اسنے اس قدیم
ہندو شہر کی جگہہ پر احمد اباد کا شہر بسایا اسکا قلعہ
جوکہ پہاڑ کو کندہ کر کے بنایا گیا تھا دکھن کی عمارات
میں نہایت عجیب شمار کیا جاتا ھی سنہ ۱۴۳۲ع میں نیا
شہر تیار ہوا اور بدر کا دارالخلافہ ٹھہرا کل برگا اوجاڑ
اور گمنام ہو گیا احمد شاہ نے مالوہ کے بادشاہ سے
دو لڑائیاں لڑیں اور دونوں میں غالب رہا تیسری لڑائی
مالوہ سے ہونے کو تھی کہ خاندیس کے بادشاہ نے بیچ
بچاؤ کر دیا اور دونوں بادشاہوں میں عہد و پیمان
ہوگئے اور کیرولا سے احمد شاہ اور برار سے مالوہ والا دست
بردار ہوا احمدشاہ نے کان کن کی فتح کرنے کے
واسطے جوکہ ہندوستان کے پچھم کو سمندر کے
کنارے پر ان پہاڑوں کے نیچے جرکہ بمبئی اور گوا کے

مابین هیں واقع هی اپنے سردار بهیجے اسکے سردار پهلي دفعه ظفر یاب هوئے مگر فتح کي سرگرمي میں انهوں نے باهم کو جوکه گجرات سے متعلق تهالے کر بادشاه سے بدشمني پیش آئے اور اسطرح سے تمام مهم بیفایده هوئي احمد شاه سنه ١٤٣٥ع میں باره برس کي سلطنت کے بعد مرگیا *

علاءالدین اپنے باپ احمد شاه کے پیچهے بادشاه هوا اور قدیمي دستور کے موافق اسنے پهلے هي پهل وجی نگر کے راجا سے دشمني کرنا شروع کیا جسنے کهتے تهے که پانچ برس سے محصول دینا موقوف کردیا تها اس مهم میں اسنے فتح پائي اسکے بادشاه هونے سے دو برس بعد خاندیس کے بادشاه نے اس بهانے سے که علاءالدین نے اسکي بیتي سے جسکوکه اسنے بیاها تها بد سلوکي کي اسسے دشمني ظاهر کي اور گجرات کے بادشاه کو بهي سمجها کر اس حملے میں اپنا شریک کرلیا باهمني بادشاه نے اسوقت میں فوج کا اختیار ملک التجار مغل کو دیا جسنے که نه دکهن اور نه حبشي فوج کو اپنے ساتهه لیا اور کها که کان کن کي لڑائي کي شکست انکي هي کو چال سے هوئي تهي اپنے ملک والونکے ایک تهوڑے سے گروه سے وه دشمن پر چلا اور انکو اپني بهادري اور هوشیاري سے شکست دي اور بادشاهي شهر برهان پور کو فتح کیا جهانکه اسنے بادشاهي محلات کو جلادیا

اور انکي بنياد اکھڑ گئي پھر تب وقت بادشاہ نے ملک التجار کا
استقبال کيا اور صرف اسکو بہت بڑا درجہ ھي نہ ديا بلکہ
حکم کيا کہ آيندہ کو مغل دکھنيوں سے ممتاز شمار کئے جاويں
اس آئين سے ان دونوں فرقوں ميں مدت تک نہايت
سخت دشمني برپا ہوئي *

اسھي عرصہ ميں ديو راے وجي نگر کے راجے نے
اپنے اميرونکو جمع کيا اور پوچھا کہ اسکا کيا سبب ھی کہ
اگرچہ ھمارا ملک وسعت اور دولت اور ابادي ميں باھمني
خاندان کے ملک سے زيادہ ھی مگر ھمارے سابقين ھميشہ
سے انکے خراج گذار رھتے آئے ھيں بعضوں نے اسکا سبب
ديوتاونکي مرضي بتلايا جيسا کہ شاستروںميں مذکور تھا
بعضوں نے کہا کہ مسلمان طاقت مند سوار اور اچھے تيرانداز
رکھتے ھيں ديو راے نے فورا مسلمان تيراندازونکي
بھرتي کرنے کا حکم ديا اور انکے واسطے ايک مسجد اپنے
دارالخلافة ميں بنوائي اور انکي پاس خاطر کے واسطے جب
کہ وہ اسکے سامنے اتے تھے تب وہ اپنے سامنے ايک قران
رکھواتا تھا کہ وے اپنے نزديک کتاب کو آداب بجالاويں
مگر حقيقت ميں بادشاہ اپني تعظيم سمجھتا تھا اسنے جلد
دو ھزار مسلمان اور ساٹھہ ھزار ھندو تيرانداز جمع کر لئے
علاءالدين سے زور ازمائي کا ارادہ کيا دو مھينے کے عرصہ
کے درميان دونوں بادشاھونميں تين لڑائياں ھوئيں اور

دونون طرف والے برابر رہے مگر دو مسلمان سردار ہندؤنکے ہاتھہ گرفتار ہو گئے اور علاءالدین نے قسم کھائی کہ اگر انکی جانیں جاتی رہینگی تو ایک ایک کے بدلے ایک ایک لاکھہ ہندؤنکو قتل کرواونگا اس دھمکی سے ہندو راجا نے تمام بقایا دیکر صلح کی ٭

علاءالدین نے جوکہ اس فتح سے پہلے ہندوستانکے نہایت دانا اور نیک بادشاہوں میں گنا جاتا تھا اپنے تئیں عیش میں ڈال دیا اور سال بھر میں صرف ایک یا دو دفعہ باہر نکلتا تھا اور ہمیشہ اپنے محل میں مصروف رہتا تھا اسہی عرصہ میں اسنے ملک التجار کو جسنے کہ برہان پور کو فتح کیا تھا کان کن پر بہنچا مگر لوکوں نے گھات میں بیٹھکر اسکو اور اسکی بہت فوج کو مارڈالا اور جوکہ بھاگ ائے انمیں سے چند لوگونکے سوا سب کو بادشاہی فوج نے مارڈالا کیونکہ بادشاہ کی فوج میں دکھنی تھے اور مغلوں پر نہایت رشک کرتے تھے تھوڑے سے لوک بہت دقت سے بھاگ کے بادشاہ کے پاس پہنچے جسکو کہ انہوں نے اس بیوفائی کی جسسے کہ انکے رفیق مارے گئے تھے اطلاع دی بادشاہ نے حکم کیا کہ ہرایک آدمی کو جوکہ اس بد حرکت میں شریک تھا قتل کریں اور کچھہ ایک اسباب کے دریافت کرنے سے اور کچھہ اپنے ضعیف استاد کے لکھنے سے اسنے پھر غفلت چھوڑ کر اپنے مزاج کو سلطنت کے انتظام میں متوجہ

کیا سنہ ۱۴۵۴ ع میں اسکے پیر میں ایک پھوڑا نکلا اور وہ محل سے باھر نہ نکل سکا اور اسکے مرنے کی خبر مشہور ھوگئی اور مالوہ کا بادشاہ اور خود اسکے رشتہ دار لڑنے کو تیار ھوئے مگر اسکے دشمنوں کی سازشیں پیشرفت نہ ھوئیں بادشاہ سنہ ۱۴۵۷ ع میں تئیس برس سلطنت کر کے جسم کے سڑ جانے کی بیماری سے مرا *

اسکے بعد اسکا بیٹا ھمایون بادشاہ ھوا جسکو کہ ساڑے تین برس کی سلطنت کے بعد جسمیں کہ اسنے سرا سر ظلم کیا خود اسکے نوکروں نے جب وہ نشہ کی حالت میں تھا قتل کر ڈالا اسکا چھوٹا بیٹا نظام شاہ اب سنہ ۱۴۶۱ ع میں تخت پر بیٹھا اسکی ما اور دونوں وزیر جنمیں کہ محمود گاوان بہت نامی تھا حکومت کرتے تھے انکی کوشش سے پچھلی سلطنت کی خرابیاں سب درست ھوگئیں مگر آسپاس کے بادشاھوں نے سنکر کہ تخت پر ایک نو عمر لڑکا بیٹھا ھی لڑائی کی فرصت سمجھا اور اوڑیسہ کے راے بے تامل دار الخلافہ سے دس میل پر آپھی پہنچے مگر دشمن سے ھٹائے گئے محمود مالوہ والا بھی میدان میں آیا اور تلنگانا اور اوڑیسہ کی فوج اسکی شریک ھوگئی اور نظام شاہ کو فوج کے قلب میں رکھا اور خوب لڑائی واقع ھوئی باھمنی خاندان کی یمین و یسار کی فوج نے دشمن کو ھٹا دیا مگر فتح ھونے کے وقت سکندر خان بادشاہ کا کوکہ جو کہ قلب کی فوج کی

حکومت رکھتا تھا فتح کرنے والوں کي حسد سے یکا یک بادشاہ کو اور بادشاہي جھنڈے کو میدان میں سے لے چلا اس سبب سے شکست ھوگئي محمود کي فتح ھوئي اور اسنے احمد اباد بیدر کے شہر کو لے لیا اور بادشاہ مع اپنے امیروں کے فیروز اباد میں چلا گیا آسپاس کے ملک سے بھي اسنے خراج ٹھہرایا اور باھمني خاندان کے اخیر ھونے کا اندیشہ پیدا ھوا اس لاچاري کے وقت میں گجرات کے بادشاہ نے اس خاندان کي طرفداري کي اور مالوہ پر کوچ کیا جس سبب سے محمود نے اپنے ملک کے بچانے کے واسطے مراجعت کي مگر نظام شاہ اس رھائي کے بعد صرف تھوڑي ھي مدت تک جیا اور تخت پر بیٹھنے سے دو برس بعد مر گیا ٭

سنہ ۱۴۶۳ع میں اسکا بھائي محمد شاہ نو برس کے عمر میں تخت پر بیٹھا اور سلطنت کے کار بار پچھلي سلطنت کي طرح اسکي ما اور دو وزیر کرتے تھے اور خواجہ جہاں وزیر نے اسکي تربیت میں اسقدر خبر گیري کي کہ فیروز شاہ کے بعد اپني نسل میں یہہ بادشاہ نہایت صاحب علم شمار کیا جاتا تھا پھر بھي جب دریافت ھوا کہ اس وزیر نے سلطنت میں بہت اختیار پایا تھا تب نو عمر بادشاہ نے جو کہ اب تک بارہ برس کا نہیں ھوا تھا اپني ما کے کہنے سے اسکو اپنے سامنے مارڈالنے کا حکم دیا ایسي

کرھمر میں یہہ خود سرِ بادشاہ خونریزي کیا کرتے تھے اس سلطنت میں پہلي مہم کیرولا کے قلعہ پر ھوئي جو کہ شمال کو واقع ھی اور مالوہ سے متعلق تھا شہر فتح ھو گیا مگر تعجب یہہ ھی کہ مالوہ کے بادشاہ کي درخواست پر وہ فورا پھیر دیا گیا چند مدت بعد محمود گاوان وزیر کانکن کو جو سمندر کے کنارے پر ھی بھیجا گیا چہانکہ دو دفعہ پہلے شکست ھوئي تھي اس ملک کے سردار اور خصوصا کھلنا کا حاکم بہت جہازي فوج رکھتا تھا اور انہوں نے مسلمانوں کي سوداگري میں ھرج ڈال دیا تھا محمود گاوان نے صرف سمندر پر کے ملک کو ھي نہ فتح کیا بلکہ پہاڑي ملک کو بھي مطیع کیا اور پھر گوا کے جزیرہ پر خشکي اور تري کے راہ سے حملہ کرنے کو چلا اگرچہ یہہ جزیرہ وجی نگر کے راجہ کے علاقہ میں تھا تین برس کے بعد وہ فتح حاصل کر کے پھر آیا اور بادشاہ نے اسکي کمال عزت اور تعظیم کي اور ایک ھفتہ تک بادشاہ خود اسکے گھر میں رہا *

سنہ ۱۴۷۱ ع میں اوڑیسہ کے راجے کي درخواست کي موافق حسن بہري کو وھانکے واسطے ایک فوج سپرد ھوئي جسنے کہ عنبر رائے کو اسکا ملک دلا دیا اور پھر کن ڈاپلي اور راج مندري کو اپنے مالک کے نام سے فتح کیا وزیر اعظم کي سفارش سے حسن بہري اس خدمت کے عیوض تلنگانا کا

صوبہ دار مقرر ھوا اور اسیطرح سے برار کي حکومت عماد الملک کو سپرد ھوئي اور یوسف عادل خان محمود گاوان کا لیپالک بیتا دولت اباد کا حاکم مقرر ھوا جو عہدہ کہ سلطنت میں نہایت عمدہ تھا اُس خدمت کو یوسف خان نے اسقدر لیاقت اور سرگرمي سے انجام دیا کہ اسکے بادشاہ نے اسے بہت معزز کیا اور ھمیشہ اسکو اور اسکے مربي یعني وزیر اعظم کو اپني صلاح اور مشورہ میں شریک رکھا دکھني سردار ونکو ان عہدہ دارونکا بہت رشک انے لگا اور انھوں نے انکي ھلاکت کے واسطے منصوبے کیئے •

اسوقت ملک میں ایک بڑا قحط پڑا اور دو برس تک کھیت نہیں بوئے گئے کن ڈاپلي کے قلعہ والوں نے قابو پاکر وھانکے حاکم کو مار ڈالا اور قلعہ بھیم راے کو سپرد کیا جسنے اوڑیسہ کے راجا کو کہلا بھیجا کہ اب تلنگانا مسلمانوں کے ھاتھہ سے چھین لینے کا وقت ھی کیونکہ قحط سالي سے دکھن تباہ ھوگیا ھی اوڑیسہ کے راے نے بہت بڑي فوج جمع کي اور حسن بھري تلنگانا کے حاکم کو اسکے سامنے سے ھٹ جانا ضرور ھوا محمود گاوان کے کہنے سے بادشاہ خود معرکہ میں گیا اور اوڑیسہ کے راجا نے نہایت اندیشہ کر کے کمال عاجزي سے صلح کي درخواست کي جو بہت فدایہ دینے سے منظور ھوئي جسمیں کہ اسکو پچیس ھاتھي جنکو کہ وہ اپني جان کے برابر جانتا تھا دینے پڑے بادشاہ نے

آپ کن ڈاپلي کو محاصرہ کیا جسکو اسنے چھہ مہینے کے بعد پھر لے لیا اور خود تین برس تک اینلہ کو وهانکا انتظام کیا تلنگانا میں بند و بست کر کے اسنے نرسنگ راے پر کوچ کیا جو کہ سمندر کے کنارے پر جنوب کي طرف ماسلي پٹم تک تمام ملک اپنے قبضہ میں رکھتا تھا اس سردار نے وجی نگر کے ضلع فتح کر لیئے تھے اور باہمني ملک کي سرحد پر اکثر حملے کیئے تھے اس مہم میں بادشاہ نے قدیمي اور بڑے مندر کان جي ورم کا ذکر منا جو کہ مدراس کے پاس واقع ھی اسکي دیواروں اور چھت پر سونے کے پترے لگے ھوئے کہتے تھے وہ اپنے سواروں میں سے چھہ ہزار سوار چھانٹ کر اسپر چلا مگر اسقدر جلد چلتا گیا کہ وھاں تک صرف چالیس سوار اسکے ساتھہ پہنچ سکے انسے اسنے حملہ کرنا شروع کیا اور جلد باقي سوار بھي اسسے آملے اسنے مندر کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور تمام چاندي اور سونا اسمیں سے لوٹ لیا *

اس مہم کے بعد بہمني خاندان کي نا موري جاتي رھي اس سلطنت کي حد کمال پھیل گئي تھي اور وسعت میں پچھم کے سمندر سے لیکر پورب کے سمندر تک اور کان کن سے ماسلي پٹم تک تھي ظاھر ھی کہ ملک نے جو نہایت عظمت حاصل کي تھي اسکا اسقدر باعث بادشاہ کي لیاقت نہ تھي جتنا کہ اسکے وزیر محمد گاوان کي ھوشیاري

تھي جوکه اپنے زمانے میں بلکه اور زمانوںکے آدمیوں
میں بھي نہایت لئیق تھا اسنے دریافت کیا که اسکے مالک
کے وسیع ملک میں ایک اور طرح کا انتظام کرنا ضرور
ھی پہلے ملک چار صوبوں میں منقسم تھا اور ھر ایک
صوبه ایک ایک سردار کے سپرد تھا اسنے ملک کے اب
آٹھه حصے کیئے اور اسیطرح سے صوبهدارونکي طاقت گھٹادي
اورانکي سرکشي کرنے کا قابو کم کردیا اور پہلے یهه بھي
دستور تھا که ھر ایک صوبه میں تمام قلعه صوبه دار کے
تابع رھتے تھے اور اسکو انمیں عهده دار مقرر کرنے کا
اختیار حاصل تھا مگر وزیر نے دانائي سے یهه حکم
دیا که ھر ایک صوبه دار کے تصرف میں صرف وھي
ایک قلعه رہے جسمیں که وہ خود رھتا ھو اور باقي قلعوں
کے سردار خود بادشاہ کي طرف سے مقرر ھوا کریں اسنے
اسطور پر سرداروں اور فوج کي تنخواہ بھي بڑھادي
مگر حکم دیا که اگر کسي سردار کے پاس اُن تعدادي
سپاھیوں سے جنکي تنخواہ که اسکو ملتي ھی ایک بھي کم
دریافت ھوگا تو اسکو اسکي تنخواہ کا روپیه واپس دینا
پڑیگا یهه انتظام جوکه اس ازادي سے ھوا تھا که تخت
مضبوطي پکڑے اور سلطنت کو طاقت اور اختیار حاصل
ھوے صوبهداروںکو نہایت ناگوار معلوم ھوا اسیواسطے
انھوں نے وزیر کي ھلاکت کا ارادہ کیا مگر انکو یقین ھوگیا

که جبتک که یوسف عادل خان اسسے ملا رهیگا تبتک انکي
سازشیں ان دونوں میں سے کسي کي هلاکت کرنے کے
لیئے پیشرفت نہوگیں یوسف عادل خان اسوقت میں نرسنگ
راے کے مقابله کو بهیجا گیا تها اور مفسدوں نے محمود
گاوان کو خارج کرنے کو غنیمت جانا ●

مفسدوں میں سے دو آدمیوں نے ایک حبشي سے
جسکے سپرد وزیر کي مهر رهتي تهي دوستي پیدا کي
اور ایکدن اسکو بهت سي شراب پلا کر اسسے ایک کاغذ پر
وزیر کي مهر کروا لي اور کہا که یهه کاغذ همارے ایک
دوست کے مقدمه سے متعلق هی اور اسپر سب اهلکاروں کي
مهریں اور نشانیاں هوگئي تهیں مهر ایک ساده کاغذ پر
کي گئي جسپر که انهوں نے محمود گاوان کي طرف سے
اوڑیسه کے راے کو فورا ایک خط اس مضمون کا لکها که وه
بادشاه سے سرکشي شروع کرے اور محمود گاوان اسسے ملجاوے
وه خط اس فریب سے بادشاه کے روبرو پهنچایا که بادشاه
کو معلوم هو که یهه خط اتفاق سے پکڑا گیا هی حسن بهري
نے بهي جوکه محمود گاوان اپنے مربي کا جاني دشمن تها
بادشاه کے حضور میں پهنچ کر بادشاه کے دل میں جو غصه
پیدا هوا تها اسے اور زیاده مشتعل کیا بادشاه نے نہایت
غضب میں هو کر وزیر کو بلوایا اس خط کا حال اور بادشاه
کي خفگي کي خبر مشهور هوگئي تهي وزیر کے دوستوں نے

اسکے تئیں بادشاہ کے پاس جانے سے منع کیا اور ہر طرح سے اسکی اعانت کرنے کا اقرار کیا مگر محمود گاوان اپنے بیگناہی کے اعتبار پر تنہا دربار کو چلا بادشاہ نے قہر سے اسے پوچھا کہ اگر کوئی شخص نمک حرام ثابت ہو تو اسکو کیا سزا واجب ہی وزیر نے بے اندیشہ جواب دیا کہ اسپر ہرگز رحم کرنا نہیں چاہیئے بادشاہ نے خط اسکے ہاتھہ میں دیا اسکو دیکھکر محمود نے کہا فی الواقع یہہ بڑی جعل سازی ہی مہر تو البتہ میری معلوم ہوتی ہی مگر نوشت میری طرف سے نہیں ہی اور اسکا حال مجھے کچھہ نہیں معلوم ہی بادشاہ نشہ کی حالت میں تھا اسکو غصہ زیادہ ہوا اسنے ایک حبشی غلام کو جوکہ حاضر تھا وزیر کے مار ڈالنے کا حکم دیا وزیر نے کمال استقلال سے کہا کہ مجھہ ضعیف آدمی کی ہلاکت کچھہ بڑی بات نہیں ہی مگر اسسے بادشاہ بدنام ہوجاویگا اور سلطنت تباہ ہوجاویگی بادشاہ نے اسکے کلام پر توجہ نکی اور یکایک اپنے محل کو چلا اور غلام وزیر کے پاس آیا اسوقت میں وہ اٹھہتر برس کی عمر کا تھا وزیر نے کعبہ کی طرف منہہ کرکے سر جھکادیا تب جلاد نے اسکا سر کاٹ ڈالا قتل سے تھوڑے دن پہلے وزیر نے اپنے بادشاہ کی تعریف نظم میں تصنیف کی تھی *

بادشاہ کے دل میں یہہ خیال تھا کہ ہمارے وزیر نے

بہت سي دولت جمع کي هي اسکے خزانه ميں بہت سا
روپيه داخل هوگا مگر فہرست سے صرف اتنا دريافت
هوا که وزير کسقدر نيک تها اسکے گهر ميں دس هزار
روپئے سے زياده خزانه نه نکلا اسکے خزانچي نے اسکے کم
خزانه هونے کا يهه سبب بتلايا که وزير کي جاگير ميں سے
جسقدر روپيه اتا تها وه سب سرکاري نوکرونکي تنخواه
ميں صرف هوتا تها اور جوکچهه که باقي رهتا تها بادشاه کے
نام سے محتا جونکو ديا جاتا تها اور جتنا روپيه وزير
هندوستان ميں سے اپنے ساتهه لايا تها اسسے وه سوداگري
کرتا تها اور اسکے منافع سے تخمينا دو روپئے روز اسکے
باورچي خانه ميں خرچ هوتے تهے اور باقي کو اپنے
نام سے خيرات کرتا تها اور وه هميشه بوريه پر سويا کرتا تها
اور مٹي کے برتنوں ميں کهانا کهاتا تها بادشاه کو يهه
سچ بات روشن هوئي که اسنے اپني سلطنت کے نهايت
دانا اور بہت لائق اور نيکمرد کو جو پانچ بادشا هونکے
وقت سے متواتر وزارت کرتا تها ناحق اور ونکے حسد سے
هلاک هوا تب اسکو بے فائده حسرت اور بہت پشيماني
حاصل هوئي وزير کے مارے جانے کا اثر جلد معلوم
هوا کيونکه جب بادشاه نے دارالخلافة ميں جانيکا حکم
ديا تب اسکے بعضے بڑے بڑے سرداروں نے اگرچه
بادشاه کے ساتهه تهے پهربهي اپنا اپنا غول بادشاهي فوج سے

علیحدہ کرلیا اور کہا کہ وزیر آعظم کے قتل کے بعد
چھوٹے چھوٹے سرداروںکے بچنے کی توقع نہ تھی سلطنت
میں سب کو یقین ہوگیا تھا کہ اس خاندان کا خاتمہ
نزدیک آپہنچا اور ہر ایک صوبہ دار نے خود مختار ہونے کی
تیاری کی وزیر کے مارے جانے سے ایک سال کے درمیان
بادشاہ بیمار ہوکر نہایت تشنج سے مرگیا اور بیہوشی کی
حالت میں چلاتا تھا کہ محمود گاوان مجھے ٹکڑے
ٹکڑے کرتا ہی ●

باھمنی خاندان کا احوال لکھنا زیادہ کچھہ ضرور
نہیں ہی محمود گاوان کے سوا کسی مرنے والے کی بات
کبھی ایسی سچی نہیں نکلی تھی جب کہ تبر اسکے
سامنے چمکا تب اسنے کہا ہلاکت سبب تباھی سلطنت کا
ہوگا فی الواقع اس لئیق وزیر کے قتل سے دکھنی سلطنت
برباد ہوگئی محمود شاہ بیٹا متوفی بادشاہ کا تخت پر بیٹھا
اور سینتیس برس تک سلطنت کی مگر بادشاہی طاقت اسکے
خاندان سے نکل گئی تھی اسنے حسن بہری کو جوکہ وزیر کے
قتل کا بڑا مشیر تھا اپنا مشیر اعظم مقرر کیا مگر تھوڑی سی
مدت بعد اسکے قتل کرنے کا حکم دیا قاسم برید اس خالی
عہدہ پر مقرر ہوا اور اسنے اور اسکے بیٹے امیر برید نے ملک کا
بالکل انتظام اپنے اختیار میں کیا اور اپنے مالک کو بادشاہ کے
نام کے سوا کچھہ اور نہ چھوڑا صوبہ داروں نے خود مخ

هونا شروع کیا اور اسنے اپنے نام کا خطبہ جاري کیا احمد نگر بدر کي سلطنت پانچ خود سر بادشاهوں میں منقسم هوني اور انکے علیحده علیحده بادشاهوں نے تخمینا اسوقت میں انکو بخوبي اپنے قبضه میں کرلیا جب که مغل بابر نے پہلے هي پہل دہلي کے تخت پر توجه کي *

پہلے یوسف عادل شاه متبنی لڑکے محمود گاوان کے نے جنوب اور پچہم کے مابین میں ایک سلطنت مقرر کي اور بیجاپور کو اپنا دارالخلافة بنایا جس شہر کے کھنڈراب تک هندوستان میں نہایت توجه کي قابل هیں اس نسل کے بادشاه عادل شاهي کے لقب سے مشہور تھے *

دوسرے احمد نظام بیٹے وزیر حسن بہري نے جوکه محمود گاوان کے قتل کروانے کے بعد محمود شاه کے حکم سے مارا گیا اپنے باپ کا قتل کا حال سنکے اپنے دارالحکومت احمد نگر کو جوکه اوتر اور پچہم میں هي چلا گیا اور سرکشي اختیار کي اور ایک نئي سلطنت بنا کي جوکه احمد نگر کي سلطنت کہلانے لگي اور اسکے خاندان کا لقب نظام شاهي مشہور هوا *

تیسرے عماد الملک نے جوکه باهمني خاندان کے نہایت قدیم وزیروں میں تھا سلطنت کے انقسام کا حال دیکھه کے شمال میں برار کے ملک پر جوکه اسکو سپرد تھا قبضه کرلیا اور خود سر هوگیا اسکے خاندان کا لقب

عمادشاهي ٹهہرا اور برار کا دار الخلافة گاول گڑهه مقرر هوا *

چوتهے قلي قطب نے جو کہ جنوب اور پوروب کے مابين ميں کلکنڈه کي صوبه داري رکهتا تها اپني نسل کے واسطے ايک خود سر بادشاهت کے بنا کرنيکا قابو پايا اور اسکي نسل قطب شاهي کہلانے لگي *

پانچويں احمد بريد نے باجسنے کہ اپنے باپ کي جگهه بدر کے مجهول بادشاه کا وزير مقرر هوکر تمام اختيار اپنے هاتهه رکها اور رفته رفته اس صوبه کي بادشاهت اپنے خاندان کے حواله کردي اس انقسام کے بعد باهمني خاندان کے موروثي صوبونميں يهي صوبا باقي تها آخر کو احمد بريد احمد اباد بدر کا بادشاه ٹهہرا اور اسکا گهرانا بريد شاهي مشهور هوا *

سولهويں فصل

جب کہ دکهن کي پہلي مسلماني سلطنت اسطور پر متفرق هوگئي اسهي عرصه ميں نئے غنيموں نے سمند رکي طرف سے آکر هندوستان کے جنوب کو قيام پکڑا اور ملک کے انتظام اور سودا گرنيکو ايک اور طور پر جاري کيا يهه غنيم پرتگيز تهے جو کہ محمد شاه باهمني کے عهد ميں جب سکندر لودي دهلي کے تخت پر بادشاهت کرتا تها هندوستان ميں آئے پرتگيزوں کے ساتهه هندوستان پر عيسائيونکے حمله بهي شروع هوئے جنهوں نے دوسو برس سے کچهه

زیادہ عرصہ میں هندوستان کي سلطنت مسلمانوں سے لے لي جسطرح انهوں نے هندوؤں سے لے لي تهي ٭

اس وار دات سے کچهه مدت پیشتر یورپ والوں کو جو سب چیزونمیں اور خصوصا جهاز راني کے علم میں کمال رکهتے هیں سمندر میں هندوستان کي راه نکالنے کي بهت ارزو پیدا هوئي ونس والوں نے جوکه اسوقت یورپ کے سب مشرقي ملکوں تجارت پیشه سے بهت دولتمند تهے اور سودا کري کے باعث سے بهت دولت حاصل کي تهي اور پرتکیزي اسوقت میں سمندر کي مهمیں کرتے تهے انهوں نے سمندر میں افریقه کے کنارے کنارے بهت دور تک سفر کیا تها اور اور تحقیقات کرنے کے مشتاق تهے سنه ١٤٨٦ ع میں پرتکیز کے بادشاه جان نے اراده کیا که اگر هو سکے تو افریقه کے تمام سر زمین کے گرد سمندر میں پهراویں اور بارتهولي موڈایس کو جوکه ایک بهادر اور هوشیار جهاز ران تها ایک بٹیر جهازونکا لیکر اس اراده کے اتمام کے واسطے بهیجا وه سمندر کے کناره کناره گني کے نزدیک پهنچا جهانکه ایک طوفان ایا جو تیره دن تک رها اور اسکو نا معلوم جگهه میں بهالے گیا کناره پر پهنچنے کے واسطے وه یورپ کي طرف چلا اور کئي دن کے بعد پهر بهي اسنے پاني کے سوا کچهه اور نه دیکها في الواقع وه بیخبري میں راس گڈ هوپ کے

گرد پھرا پورب کي طرف جو زمين ديکھنے کي کچھه توقع نه تھي وه شمال کي طرف چلا اور اخر کو اس کناره کے نزديک پھنچا جو راس کے پورب کو واقع تھا تب زمين کي شکل ديکھکر اسکو پورب کي طرف اور تحقيقات کرنے کا اراده ھوا مگر اسکے ھمراھيوں نے بهت شور برپا کيا اور سرکشي کي انسداد کے واسطے اسے اپنے ملک کي طرف چلنا پڑا پچھم کو چلتے چلتے وه اس راس کے روبرو جسکا ھونا که اگلے لوگ صرف قياس کرتے تھے مگر جسکو که يورپ والوں نے ابکي دفعه پهلے ھي پهل انکھه سے ديکھا تھا پھنچا ڈايس نے جو وھاں بهت طوفانونکا صدمه اٹھايا تھا اس سبب سے اسکا نام کيپ اواستارم يا که راس الطوفان رکھا پرتگال ميں جب پھنچا تو بادشاه اس مهم کے درست انے سے اسقدر خوش ھوا که اسنے يهه نام بدل کے اسکا نام کيپ اوگڈ ھوپ يا که راس الاميد رکھا جس نام سے که وه ابتک مشھور ھي *

اس سفر سے جوکه راس کے گرد ھوا تھا تھوڑي مدت بعد کرستوفر کلنبس باشنده شهر جنو آنے سمندر ميں پچھم کي طرف سے ھندوستان ميں پھنچنے کي توقع پر بهادري سے سمندر ميں کشتي ڈالي اور زمين کو نگاه سے چھوڑ کر امريکا کے سر زمين کو ديکھا جوکه جب سے نئي دنيا کھلانے لگا اس لاثاني مهم سے

اسکي مراجعت کے وقت سے تمام یورپ کو تعجب آیا اور
پرتگیز کا بادشاه بہت دق هوا جسنے اس بڑے جهاز ران کي
درخواست کونا منظور کرنے سے اس نئے ملک کو اپنے ملک میں
شامل کرنے کا قابو نه پایا تھا مگر اس نا امیدي سے اسکو
کچھه اندیشه نهوا پرتگیز کے بادشاه نے اس نقصان کے
بدله کي تجویز کي اور ڈایس کي تحقیقات کي پیروي
نچھوڑي اور راس کے گرد پھرکے اور پورب کي طرف چلنے
سے هندوستان میں پهنچنے کا اراده کیا حقیقت میں اس
زمانه میں هندوستان میں سمندر کي راه سے پهنچنے کي
امید پر بہت کوششیں هوتي تھي اور هندوستان کي
تلاش میں یورپ کو امریکا دریافت هوگیا جان پرتگیز کا
بادشاه جب که یهه تدبیریں هو رهیں تھیں مرگیا اور اسکے
چچیرے بھائي امینوال نے جو که اسکے بعد بادشاه هوا اسقدر
دلیري سے اس مهم کو انجام دینے کے اراده سے هندوستان
کي راه نکالنے کے واسطے بہت سي تیاري کي ڈایس کے اهتمام
میں جهاز بنائے گئے اگرچه جهازوں کي حکومت اسکو نه ملي
اور وه خدمت ویس کو ڈي گاما کو جسنے جهاز راني کے فن
میں بہت شهرت حاصل کي تھي، دي گئي جب که جهاز چلنے
کو تیار هوئے تب لس بن شهر کي تمام خلقت انکي روانگي
کے دیکھنے کے واسطے آئي اور سپاهیوں اور ملاحوں نے
بهتیري مذهبي رسومات کیں اس خیال سے که وے

پھر کبھی نہیں الٹے پھر ینگے اٹھویں تاریخ جولائی کو
سنه ۱۴۹۷ع میں گاما لس بن کے بندرگاہ سے تین کشتیاں
لیکر چلا چار مہینے سے زیادہ میں وہ راس تک پہنچا اور
جسوقت ہوا موافق چل رہی تھی اور طوفان جسکا بڑا
اندیشه تھا بالکل نه تھا وہ راس کے گرد پھرا چند مدت
بعد اسنے می لنڈا کے بندرگاہ میں جوکه افریقه میں
سمندر کے کنارہ پر واقع ھی لنگر ڈالا جہانکه اسکے ساتھه
دوستانه سلوک کیا گیا اور ایک رهبر هندوستان میں پہنچا
دینے کے واسطے ساتھه دیا گیا ۲۲ مئی سنه ۱۴۹۸ع میں
اور لس بن شہر سے چلنے سے دس مہینے اور دو دن کے بعد وہ
ملابار کے کنارہ پر پہنچا جوکه کالی کوٹ کے شہر کے مقابل
سمندر کے کنارے پر ھی اور جسکی پشت پر ایک اچھا
میدان ھی جسکی انتہا پر اونچے پہاڑ واقع ھیں کالی کوٹ
جہانکه اسوقت میں سودا گری خوب ہوتی تھی اسمیں
ایک خود سر هندو سردار کا عمل تھا اور مسلمانونکی
فتوحات کی حد کے جنوب کو تھا وہانکے سردار کو زی مورن
کہتے تھے بغیر اس خیال کے کہ سمندر لفظ سے کچھه نسبت
رکھتا ہو یہه لقب یعنے زی مورن اور کسی خطاب سے
مطابق کرنا ناممکن ھی زی مورن نے ان آدمیوں کے
دیکھنے سے جنکے ہتھیار صورت اور وضع ان آدمیونسے جوکبھی
اسکے بندرگاہ میں آئے مختلف تھے اور جنکے انے کی راہ

معلوم نہ تھی تعجب میں آکر پہلے ہی بہل مسافرونکی
بہت خاطر داری کی اور انکے ارادہ کے اتمام کے واسطے
ہرطورکی توجہ کی اس کنارہ کی سمندری سوداگری
اسوقت میں مصر اور عرب کے مسلمانونکے طور پر ہوتی
تھی جوکہ ہندوستان کے تمام پورب کی طرف کے
بندرگاہ ہونمیں بہت طاقت اور اختیار رکھتے تھے انہوں نے
ان سوداگری کے خلل اندازوں پر بہت رشک کھایا اور
ہر طور سے انکی مہم کے بگاڑدینے میں کوشش کرنیکا ارادہ کیا
انہوں نے اپسمیں بہت سا روپیہ جمع کر کے بادشاہ کے
وزیر کو اپنی طرفداری کرنے کے لیئے رشوت دی کہ وہ
اپنے مالک کو سمجھاوے کہ یہہ مسافر وے لوگ نہیں جو وے
اپنے تئیں قرار دیتے ہیں بلکہ سمندری قزاق ہیں اور اپنے
ملک سے بھاگ کے چلے ائے ہیں اور افریقہ کے کنارہ کو
لوٹ کر اب ارادہ فاسد ہندوستان پر رکھتے ہیں اسطور
سے بادشاہ کا دل پرتکیزونکی طرف سے نا خوش ہوا اور
سوداگروں پر سختی کرنے کی اجازت ہوئی مگر بادشاہ
کے بے اطلاع انپر بہت ظلم ہوا جب گاما اسباب کے
لادنے کی تیاری کر رہا تھا اسہی عرصہ میں اسکے ساتھہ
کے دو سردار جوکہ کنارہ پر تھے گرفتار ہوئے اسکے عوض
میں اسنے وہانکے چھہ باشندونکو جو اتفاقا اسکے جہاز پر
موجود تھے پکڑلیا اور اپنے سردارونکی رہائی کے بغیر

انکو جانے سے ممانعت کي اس بات کے معلوم ھونے
سے بادشاہ کو تامل ھوا گاما بندرگاہ سے مع وھانکے باشندونکے
چلا فورا کئي کشتيان کنارہ کي طرف سے اتي ھوئي ديکھيں
جنميں سے ايک پر دونو پرتگيزي سودار تھے جہازونکے نزديک
پہنچنے پر کئي باشندے پھير ديئے گئے اور کئي لس بن کے
شہر ميں ليجانے کے واسطے رکھہ ليئے گئے کہ انکي مراجعت
کے وقت کالي کوٹ والونکو لس بن کي شان اور شوکت کا حال
دريافت ھووے يہہ تجويز ناقص تھي کيونکہ انکے لوٹيرے
ھونے کا شک اسباب سے بادشاہ کے دل ميں بہت قوي
ھوگيا گاما بيش قيمت اسباب لاد کر گھر کي طرف چلا اور
اگست کي ۲۹ کو سنہ ۱۴۹۹ع ميں دو برس اور دو مہينے
کے سفر کے بعد ٹيگس دريا ميں جسپر لس بن کا شہر
واقع ھي پہنچا ادني اور اعلي نے بہت خوشي کے ساتھہ
اسکا استقبال کيا وہ بادشاھانہ شان اور شوکت سے لس بن کے
شہر ميں داخل ھوا بادشاہ نے اس مہم کي کاميابي سے کئي دن
جشن فرمايا اور اسکو بہت سي دولت اور سرفرازي بخشي
اس مہم کي يادگاري کے واسطے جوکہ عيسائيوں نے پہلے ھي
پہل سمندر کي راہ سے ھندوستان پر کي تھي ايک عظيم
الشان عبادت گاہ تعمير کروائي *

پرتگز کے بادشاہ نے ويس کو دي گاما کي مہم کي
پھروي نچھوڑي ايک دوسري مہم بہت تياري کے

ساتهه هوئي اور تيره جهاز جنمیں که باره سو آدمي تهے چلنے کو تيار هوئے اور کاب رال انپر حاکم مقرر هوا اور هندوستان میں عیسائي مذهب کے پهيلانے کے واسطے آٹهه پادري اسکے همراه هوئے اور حکم هوا که جس ولايت کے لوگ انکا کهنا نه مانیں اس ولايت کو کاب رال آگ اور تلوار سے خراب کرے سنه ۱۵۰۰ع میں کاب رال نے هندوستان میں آتے هوے برزيل کا کناره جو جنوبي افريقه میں هی دريافت کيا جسپر اسنے فورا پرتکيز کے بادشاه کي طرف سے قبضه کر ليا اور اب سے تهوڑي مدت گذرے تک وه پرتکيز سے متعلق تها کاب رال نے راس کے گرد پهرنے میں نهايت دهشت ناک طوفان کا صدمه اٹهايا اور اسکے چار جهاز تباه هوئے جنمیں سے ايک میں نامي ڈايس تها جسنے ان سمندرونمیں سب اهل يورپ سے پهلي تحقيقات کي تهي کالي کوٹ میں پهنچ کر کاب رال نے پهلے ان لوگونکو جنکو زبردستي سے پرتکيز میں لائے تهے اور جنکے ساتهه نهايت مهرباني سے سلوک کيا گيا تها چهوڑ ديا پرتکيز والونکے کاروبار نے اوايل اوامیں رونق پکڑي امیرالبحر کنارے پر اترا اور زمورن سے دوستانه ملاقات کي اور اسکو بهت اچهے اور قيمتي تحفه نذر پکڑے مگر مصر اور عرب کے مسلمان ان رقيبونکے پهر آنيکو جنکو که انهوں نے اپني دانست میں هندوستان سے همیشه کے ليئے بهگا ديا تها تحمل نه کرسکے

اور وے پرتگیزوں کے انسداد کے واسطے ہر ایک طور کی
تدبیر عمل میں لائے اور کچھہ مال انکے ہاتھہ نہ لگنے دیا
کاب رال نے بادشاہ سے فریاد کی اور اسکی طرف سے اپنی
دانست میں مسلمانونکے جہازونکا اسباب جو اسوقت
کالی کوٹ کے بندرگاہ میں موجود تھا لینے کی اجازت حاصل
کی مورخ گمان کرتا ہی کہ مسافرونکے پھسانے کے واسطے
یہہ صرف ایک فریب پیدا کیا گیا تھا کیونکہ مسلمانونکا
ایک جہاز جسمیں قیمتی اسباب لدا ہوا تھا انکے سامھنے
کیا گیا جنکو اُنہوں نے پکڑ کے تمام اسباب اپنے جہازونمیں
بھر لیا مسلمان جلد بادشاہ کے پاس دوڑ گئے اور کہا کہ
مسافرونکی شرارت کے اس بابت دلیل پہنچنے کے بعد اُنکی
اصلی بدی میں کچھہ شبہہ نہیں ہوسکتا ہی اور اُنکے نکال
دینے کی بادشاہ نے اجازت دے دی فورا اُنہوں نے
پرتکیزونکی کوٹھی پر جسکو انہوں نے بنایا تھا حملہ کیا
اور اُسمیں ہر ایک آدمی کو مار ڈالا کاب رال نے اس
ہتک کے بدلہ میں اسسے بھی زیادہ انکا نقصان کیا اسنے
مسلمانونکے دس جہاز پکڑ لیئے اور انکا اسباب اپنے جہازونمیں
بھر لیا اور انمیں آگ لگا دی اور پھر کنارہ کے نزدیک جاکر
اپنے توپخانہ سے شہر کو جلا دیا اور کوچن کو روانہ ہوا
جہاز کا سردار کالی کوٹ کے بادشاہ کو جبرا خراج دیتا تھا
اس سردار سے اسنے عہد و پیمان کر لیئے اور خوب مال

اور اسباب لیکر لس بن شہر کو چلا جہانکہ وہ جولائی مہینے کے نصف پر سنہ ١٥٠١ ع میں داخل ہوا *

اس حال کی خبر اگرچہ موافق مراد کے نہ تھی پھر بھی وہ پرتگیز کے بادشاہ کے دلمیں مشرق کی طرف ایک سلطنت بنا کرنے کے شوق کی گرمی کا موجب ہوئی اسنے آپ اپنے تئیں حبش عرب ایران اور ہندوستان کی جہاز رانی فتح اور سوداگری کا مختار قرار دیا اور اگلی دونو دفعہ کی نسبت اب ایک بہت بڑا بیڑا جہازونکا تیار کیا اسکی حکومت ویس کوڈی گاما کو ملی جو کہ ہندوستان میں دوسری دفعہ بیخطرہ پہنچا اور کالی کوٹ کے سامہنے لنگر ڈال کے کابرال کی ہتک کے بدلہ میں باشندونسے عذرخواہی کی یہہ بات قبول نہوئی اور تب اسنے بے تامل پچاس باشندونکو جو اسکے جہازونپر آئے تھے قتل کروا ڈالا اور تھوڑا کالی کوٹ شہر کو توپ سے بہت خراب کیا اور لنگر اٹھاکر کوچن کے بندرگاہ کو جسکے سردار سے دوستی ہوگئی تھی اور جہانکہ اکثر پرتگیزی جاتے تھے چلا اور وہانسے اپنے جہاز بھر کے یورپ کو روانہ ہوا اسکے بعد تین دفعہ انکے جہاز ہندوستان کی طرف آئے مگر انکے آنے سے التفات کے قابل کچھہ نتیجہ نہ نکلا جہازوں میں کچھہ اسباب عوض معاوض کر کے اور کچھہ اسباب دھمکی سے لیکر پھر لس بن شہر کو چلے آئے کمال حماقت سے پاشیکو کو وہاں

چہڑ گئے تھے جو کہ پرتگیزونکی کوتھی کی حفاظت کے واسطے کوچن میں رہا تھا اور سرف تھوڑے ہی سے سپاہی اُسپاس رکھہ آئے باوجودیکہ اُسوقت قریب تمام ملک کے انسے پھرا ہوا تھا کالی کوٹ کے زی موری نے کوچن کے سرکش سرداروکو کہل کا محتاج پاکر تمام فوج لیکے اسپر کوچ کیا نہایت جوانمردپاشی کو اگرچہ جانتا تھا کہ اس ضرورت کے وقت میں یورپ والے سپاہیونکے سوا کسی اور کا بھروسا نہ تھا تو بھی غنیم کی تیاری پر بڑے اندیشہ نظر کرتا تھا کالی کوٹ کی فوج اسکی فوج سے پچاس حصہ زیادہ تھی مگر اسنے اپنی ہوشیاری اور فوج کی بہادری سے دشمن کے ہر ایک حملہ کو ہٹا دیا جو کہ اسپر سمندر اور خشکی کی راہ سے ہوا تھا اور سب سے پہلے ہندوستان میں یورپ کی فوج کی بزرگی ہندوستانی فوج پر ثابت کی جس بات کی دلیل تین سو برس کے درمیان میں خوب ظاہر ہوئی *

سنہ ۱۵۰۵ع میں پرتگیز کے بادشاہ نے فرانسیس المیقا کو ہندوستان کا حاکم مقرر کر کے بھیجا باوجود اسکے کہ پرتگیز والے ہندوستان کے ایک بیگھہ زمین پر اپنا قبضہ نہیں رکھتے تھے المیقا اپنے پیشرونمیں کسی سے لیاقت میں کم نہ تھا اور فی الواقع پرتگیزونکے ہندوستان میں پہلے ہی پہل ظفریاب ہونے کا بڑا موجب یہہ ہوسکتا ہی کہ انہوں نے نہایت لئیق سردارونکو پسند کر کے

هندوستان میں بھیجا کہتے ہیں کہ المیڈا کے پہنچتے ہی
بیجے نگر کے راجہ نے ایسے ایسے تحفہ لیکر ایلچی کو اسکے پاس
بھیجا کہ انکی برابر عمدہ چیز پرتگیزوں نے ابتک اسسے
پہلے هندوستان میں نہ دیکھی تھی اور بلکہ یہہ بھی
کہا ھی کہ اگرچہ وہ پکا هندو تھا پھر بھی اسنے پرتگیزونکے
بادشاہ کے بیٹے سے اپنی بیٹی کی شادی کردینی چاهی اور
اسطرح سے انسے رشتہ داری پیدا کرنے کی درخواست
کی اس پیغام سے المیڈا کا دل خوش هوا مگر جلد ایک بے
معلوم اور دهشت ناک واردات کے درپیش آنے سے بہت
تردد پیدا هوا همنے بیان کیا تھا کہ راس کی طرف سے
هندوستانکی راہ دریافت هونے سے پیشتر ونس والوں نے
مشرقی مال اور اسباب کی سوداگری اپنے قبضہ میں کرلی
تھی اور کئی طرف سے مال لاکر یوروپ کے ضلعوں میں
تقسیم کر دیتے تھے اور اسطرح سے اتنی دولت جمع کی
تھی کہ ونس شہر پر اور صاحب علم ملک رشک لیجانے
لگے انکے بندرگاهونمیں شاید مصر بہت بڑا تھا اس سبب
سے پرتگیزونکی سوداگری مصر ونسے چونکہ انکی سوداگری
کو بہت مضر تھی ونس والونکو بہت اندیشہ پیدا هوا اور
انھوں نے مصر کے سلطان کو جسکا ملک ترکوں نے
اُسوقت تک نہیں فتح کیا تھا بحر قلزم میں جہازونکا
بیڑا تیار کرنے کے واسطے درخواست کی کہ هندوستان کے

سمندرونمیں ان خلل اندازونکا نشان نرهے انہوں نے
سلطان کو ڈلمیشیاکے جنگلوں میں سے لکڑي کاٹ کے لادي
اور اس لکڑي کے سکندریه میں جہاز تیار هوئے اور کچهه خشکي
کي راهسے اور کچهه پاني کي راه سے سوئیز میں لے گئے مصریونکا بیڑا
جسکا حاکم که میر حکم تها هندوستان کو چلا اور گجرات کے
بادشاه نے اپنے امیرالبحر نامي ملک ایاز کو انکي اعانت کرنیکا
حکم دیا پرتکیزونکے جهاز لارین زو بیٹے المي ڈا کے زیر
حکومت شمال کي طرف دشمن کي تلاش میں پهرتے رهتے تهے
اور چول کے بندرگاه میں لنگرڈالا تها جب که متفق جهازونکے
بیڑے انکے تئیں دکهلائي دیئے پرتکیزي دودن تک نهایت
بهادري سے لڑے مگر انکے جهاز بهت ٹوٹ گئے اور بهتیرے
سردار معه لارین زو کے زخمي هوئے اور دشمن پر غالب
هونے کي کچهه توقع نرهي اسلیئے پرتکیزیوں نے هٹ
جانیکا اراده کیا مگر لارین زوکا جهاز ماهیگیري کے سامان میں
جوکه وهاں موجود تها اٹک رها اور وه تنها دشمنونکے جهازونکي
گوله اندازي کا صدمه جوکه اسکے گرد هورهي تهي برداشت کر
رهاتها اِس بڑي شجاعت ظاهر کرنے سے اسکے دشمنونکو
کمال تعجب آیا اور آخرکو بهت زخمي هوکے ماراگیا المي ڈا نے
یهه خبر کمال استقلال سے سني بلکه اسنے سخت عوض لینے کا
اراده کیا دریافت کرکے دابل جوکه سمندر کے کناره پر ایک
نهایت اباد شهر تها مصریونکا طرفدار هوگیا اسنے کمال زورسے

اسپر حمله کیا اور اُسے بالکل لوٹ کرکے اگ سے جلاکر راکهه کیا اس خونریزي اور بدنامي کي فتح کے بعد وه اس بیڑے کي تلاش میں چلا جسنے اسکے بیٹے کو شکست هونے تهي اس بیڑے کو اسنے دیو کے بندرگاه میں پایا اسکے حاکم میرحکم اور ملک ایار تهے بڑي دیر تک لڑائي رهي مگر آخرکو تمام بڑي بڑي کشتیاں مسلمانونکي جلائي یاکه لوٹي گئیں اور چهوٹي چهوٹي کشتیاں دریا پر بهاگیں اور دشمن کے هاتهه نه لگ سکیں آخرکو آپسمیں صلح هوگئي اور ایاز نے تمام یورپ کے قید بحواله کردیئے الميڈاکو اپنے بیٹے کي موت کا عوض لے لینا اب تک منظور تها اور اسنے تمام قیدیونکو جو اسکے ساتهه گئے تهے کوچن جانے کے وقت قتل کرڈالا *

الميڈاکوچن میں آکر پرتگیزي فوج کي حکومت چهوڑنے کو مجبور هوا اور البوکرک جوکه یورپ سے چندمدت پہلے آیا تها حاکم هوا وه تمام ان پرتگیزي حاکموں میں نهایت بزرگ اورلایق تها جوکه هندوستان میں آئے تهے البوکرک کا یهه اراده تها کهه اپنے ملک والونکي ایک عظیم الشان سلطنت مشرق میں بنا کرے اور اسنے اس عمده مهم میں کمال کامیابي حاصل کي وه سنه ۱۵۰۶ع میں آیا اور قزاقانه حملوں پر قناعت نکرکے انسے ایک جگهه تلاش کي جسکو وه قلعه بند کرسکے اور جهاں

اسکے جہازونکے بیڑے کي لنگر گاہ ھو اور وہ اپنے فتح
اور نو اباد کرنے کے منصوبہ پر تعمیل کرے اسنے گوا کے
جزیرہ کو پسند کیا جو ملابار کے کنارہ پر واقع ھی تئیس
میل مدوري اور اس جزیرہ پر اسنے تصرف کرلیا بعدازان
اُس سردار نے جسکے یہہ جزیرہ متعلق تھا اُسے نکال دیا
مگر اُسنے پھر جاکر اُسکو لے لیا اور اسقدر مضبوطي کے
ساتھہ فصیلیں تیار کروائیں کہ آیندہ کو وھاں کے باشندونکا
حملہ پیشرفت نہوسکے اسوقت سے گوا پرتکیزي سلطنت کا
دارالخلافۃ ھوا اور البوکرک نے اسقدر شان اور شوکت سے
ایلچي بھیجنے شروع کیئے کہ ھندوستان کے کسي سردار کا
دربار اُس سے زیادہ تجمل اور شوکت نہیں رکھتا تھا او راسیطرح
اُسکے پاس بھي ایلچي آنے لگے اس نئي ابادي کا انتظام
نہایت دانائي کے ساتھہ کیا اور ملابار کے کنارہ پرتکیزي
سوداگري کو امن اور مضبوطي دي اسکے تئیں اور دور دور کے
ملکوں پر مہمیں کرنے کا ارادہ تھا وہ مشرق کي طرف
چلا اور ملاکہ کو اپنے قبضہ میں لایا اور اسطور سے پرتکیزي
سوداگري کے واسطے تمام مشرقي جزیرونمیں ایک
نیا رستہ نکالا اُسنے پھر ھرمز پر جوکہ خلیج فارس میں ھی
توجہ کي اور اسکو قبضہ میں کرلیا اور اسطرح سے پرتکیزونکے
واسطے خلیج فارس اور خلیج عرب کي سوداگري کا بالکل
اختیار حاصل کیا فی الواقع البوکرک مشرق میں پرتکیزي

حکومت کا بانی تھہر سکتاتھی اسکی حکومت کے اخیر میں
پرتکیزونکا عمل سمندر کے کنارہ پر بارہ ہزار میل تک تھا
جسمیں تیس کوٹھی موجود تھیں پرتکیز والے ہندوستان
کی سر زمین میں گوا کے جزیرہ کے سوا کوئی ایک صوبہ
بھی اپنے قبضہ میں نہیں رکھتے تھے مگر سو برس سے
زیادہ تک وہ ہندوستان کی سوداگری کے مختار رہے اور
مشرقی سمندروں پر بلا شراکت حکومت کرتے رہے *

الہوکرک ہندوستان میں پرتکیزی سلطنت کو احداث
اور قیام دیکر بے منصفی سے حکومت سے خارج کیا گیا اور اسکی
جگہہ ایک نیا حاکم بھیجا گیا بلکہ اسکی معزولی کے باب
میں اسکے پاس معمولی طور پر کچھہ حکم بھی نہ پہنچا تھا
یہہ ناقدردانی اسکے دل پر موثر ہوئی اور وہ غم سے سولھویں
دسمبر سنہ ۱۵۱۵ع میں جب کہ وہ جہاز پر سوار تھا گوا کے
جزیرہ میں داخل ہونے کے پہلے مرگیا تب نہایت شان اور
شوکت سے اسکو کنارہ پر لیگئے پرتکیزی اور وہانکے باشندے
جو اسکے خلق کے باعث نہایت الفت رکھتے تھے غمگین
ہوکے ایسے روئے کہ انکے آنسوؤں سے اسکی قبر تر ہوگئی *

تمام شد

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲۰	بھرتی	بھرتے
۱۱	۵	علحدہ	علیحدہ
۲۰	۷	اسے	اسسے
۳۸	۶	سوگ	سورگ
۴۶	۵	دیتی	جاتی
۴۶	۲	مہہ	مینہ
۷۱	۱۶	اُس	اُن
۸۹	۱۵	جیسے	جسسے
۹۳	۹	جس	جسکے
۹۴	۱۴	آیا	آئے
۱۰۸	۱۳	جو خراسان	خراسان
۱۱۳	۱	—	گنتا تھا اور اسطرح ملک ھندوستان اس حملہ کے وقت

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۱۶	۱۳	کرنیگے	کرینگے
۱۱۶	۱۶	صوت رت	صورت
۱۱۸	۲۱	کونچ	کوچ
۱۲۸	۲۱	دفعه	دفع
۱۲۹	۲۰	تین	تئیں
۱۳۴	۱۱	ترکمانونکی	ترکمانونکی
۱۳۵	۱۱	۱۱۵۴	۱۱۵۲
۱۳۷	۶	بادشاه‌هی	بادشاهی
۱۴۱	۳	اُس	اُن
۱۴۲	۱۲	جهتی	جهنڈی
۱۴۶	۱	غزنین	غزنین کے
۱۶۰	۱۷	اسهی	اسے
۱۶۱	۱۲	تهوڑے	تهوڑے
۱۶۶	۵	کردیاتهاسنه	کردیا تها تخت سے خارج کیا اور سنه
۱۶۹	۲۰	بادشاه اپنے	بادشاه نے اپنے
۱۷۱	۱	اسے	اُسے
۱۹۱	۳	باجود	باوجود
۱۹۵	۱۷	جسمیں	جنمیں
۱۹۶	۸	راعیت	رعیت

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۰۲	۲	لڑھائیوں	لڑائیوں
۲۰۲	۲	پیشترونکي	پیشروونکي
۲۱۱	۲	یرن	برن
۲۲۷	۱۵	بہلولي	بہلولي
۲۴۰	۸	اسنے لکھاھی شیطان برھمنوں پر جنہوں نے اسنے جیساکه فرشته	فرشته کہتاھی که اسنے شیطان برھمنوں پر جنہوں نے اُس
۲۵۴	۱۸	لیتا	لیا
۲۵۷	۱۸	تھے	جاتے تھے
۲۶۵	۱۱	پہنچا	بھیجا
۲۷۸	۱۵	بتمیر	بیڑا